علمائے دیوبند کے فتاویٰ

مفتی محمد ساجد میمن

منتخبات نظام الفتاویٰ:...... مفتی نظام الدین اعظمی صاحبؒ۔

مفتی نظام الدین اعظمی صاحبؒ کا شمار ان ہستیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے ایک طویل عرصہ دارالعلوم دیوبند جیسے عظیم الشان ادارے میں فتویٰ نویسی کی خدمت سرانجام دیں اور ہزاروں کی تعداد میں فتوے لکھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو جدید مسائل اوران کے حل میں غیر معمولی مہارت عطا فرمائی تھی۔ زیرِنظر مجموعہ حضرت کے ہزاروں فتاویٰ میں سے ان منتخب مسائل کا مجموعہ ہے جو جدید مسائل سے متعلق ہیں، مثلاً: سائنس وٹیکنالوجی، طب وصحت، جدید ایجادات، نئے معاملاتی نظام اور مختلف النوع مالیاتی اسکیم...... وغیرہ۔ ان فتاویٰ کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے پیچیدہ اور الجھے ہوئے جدید مسائل ومعاملات کو نہایت شستہ ودل نشین انداز میں واضح فرمایا ہے۔ مفتیان کرام اور تخصص فی الفقہ الاسلامی کے طلبہ کے لئے یہ مجموعہ، جدید مسائل ومعاملات کو سمجھنے کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

دو جلدوں میں موجود اس مجموعے کو مولانا عبدالقیوم قاسمی نے مرتب کیا ہے۔ ''مکتبہ رحمانیہ'' لاہور نے شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆

فتاویٰ خلیلیہ:...... حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے فتاویٰ۔

برِصغیر کی گزشتہ ''۱۵۰'' سال کی علمی، دینی، ملّی اور سیاسی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکابر علمائے دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور نے ہر دور میں کتاب وسنت کی حفاظت کا اہم ترین فریضہ ادا کیا ہے، علمائے دیوبند کے بعد، علمائے مظاہر علوم سہارنپور نے جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں اور قراء، مفسرین، محدثین، فقہاء، مشائخ، مصنفین، مقررین ومناظرین، ادباء وصحافی پیدا کیے ہیں وہ بلاشبہ آپ اپنی مثال ہیں۔ زیرِنظر فتاویٰ کی نسبت اسی عظیم الشان ادارے کی طرف ہے۔ اس جلد اول میں صرف حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ کے فتاویٰ کو لیا گیا ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو جملہ علوم وفنون میں مہارت تامہ عطا فرمائی تھی۔ حدیث اور فرقِ باطلہ کے رد میں آپ کی مدلل تحریرات موجود ہیں۔ حضرتؒ نے تقریباً تیس سال مظاہر علوم سہارن پور میں درس وتدریس کے ساتھ ساتھ فتویٰ نویسی کی خدمت میں انجام دی، جن کا مجموعہ "فتاویٰ مظاہر علوم" کے نام سے ہمارے سامنے ہے۔

اس مجموعہ میں حضرت کے بذات خود تحریر کردہ اور وہ فتاویٰ جن پر آپ نے تصدیقی دستخط کیے ہیں، ان کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ فتاویٰ مظاہر علوم کی پہلی جلد ہے، چونکہ اس جلد میں تمام فتاویٰ حضرت سہارن پوریؒ کے تحریر کردہ ہیں لہٰذا اس مجموعہ کو آپ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اس کا پورا نام "فتاویٰ مظاہر علوم المعروف بہ فتاویٰ خلیلیہ" رکھا گیا ہے۔ اس مجموعے کو مولانا سید محمد خالد نے مرتب کیا ہے اور مکتبۃ الشیخ کراچی نے شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆

فتاویٰ حقانیہ:...... 6 جلدوں پر مشتمل اس فتاویٰ کی نسبت پاکستان کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی طرف ہے۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد قیام پاکستان کے بعد فاضل دیوبند حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ نے رکھی۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے اخلاص کا اثر ہے کہ آج اس ادارے کا شمار ملک کے ممتاز دینی اداروں میں ہوتا ہے اور دنیا کے ہر کونے میں اس ادارے کے فضلائے کرام موجود ہیں۔ جس وقت حضرت مولانا عبدالحقؒ نے اس ادارہ کی بنیاد رکھی تو عوام الناس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ان کی دینی رہنمائی کے لیے دارالافتاء بھی قائم فرمایا، جہاں سے لاکھوں کی تعداد میں فتوے جاری ہو کر عوام الناس کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے چکے ہیں۔

"فتاویٰ حقانیہ" میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے دارالافتاء سے جاری ہونے والے فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے، فتاویٰ کی اہمیت کا اندازہ مفتیان کرام کے اسماء کو دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے، جنہوں نے دارالعلوم حقانیہ کے دارالافتاء کو رونق بخشی اور ان کے فتاویٰ اس مجموعہ میں شامل کئے گئے ہیں، ان میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ، حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحبؒ، حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ، حضرت مولانا عبدالحلیم زروبی صاحبؒ، حضرت مولانا مفتی محمد علی سواتیؒ، حضرت مولانا مفتی قاضی انوارالدین صاحب، وغیرہ حضرات شامل ہیں۔

ویسے تو اس مجموعہ میں جامعہ حقانیہ کے دارالافتاء سے جاری ہونے والے فتاویٰ پیش کئے گئے ہیں، البتہ حالات حاضرہ سے متعلق جامعہ کے ماہنامہ جریدہ "الحق" میں جو فقہی مضامین، تحقیقات اور فتاویٰ شائع ہوئے ان کو بھی متعلقہ باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

فتاویٰ کا یہ مجموعہ چھ جلدوں میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆

فتاویٰ شیخ الاسلام:......فتاویٰ کے اس مجموعے کی نسبت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی طرف ہے، جنہیں مفتی محمد سلمان منصور پوری نے ترتیب دیا ہے۔ یہ حضرت کے باقاعدہ تحریر کردہ فتاویٰ نہیں ہیں بلکہ حضرت کے مکتوبات جو "مکتوبات شیخ الاسلام" کے نام سے چار جلدوں میں مطبوع ہیں، ان میں جو فقہی تحریرات تھیں ان کو جمع کر کے یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ تحریرات باقاعدہ فتوے کی صورت میں نہیں تھی اس لئے جہاں سوال موجود تھا، وہاں سوال ذکر کر دیا ہے اور جہاں سوال موجود نہیں تھا، وہاں فاضل مرتب نے خود سوال قائم کیا ہے، نیز کتب فقہ سے مراجعت کر کے حواشی بھی تحریر کیے ہیں۔ 250 صفحات پر مشتمل اس مجموعہ کے اندر تقریباً 180 فتاویٰ ہیں۔ "المیزان، لاہور" نے اسے شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆

خیر الفتاویٰ:......جامعہ خیر المدارس، ملتان کے دارالافتاء سے جاری ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ۔

جامعہ خیر المدارس کسی تعارف کا محتاج نہیں، اس کا شمار ملک کے عظیم دینی مدارس میں ہوتا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ نے اس ادارے کی بنیاد رکھی اور مختلف شعبہ جات کے ساتھ ساتھ عام مسلمانوں کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے دارالافتاء بھی قائم فرمایا۔ اپنے وقتِ قیام سے تادم تحریر اس جامعہ سے لاکھوں فتاویٰ جاری ہو چکے ہیں، جن کا ایک معتد بہ حصہ "خیر الفتاویٰ" کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔

ان فتاویٰ کے استناد کے لیے یہی بات کافی ہے کہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندیؒ، مفتی عبداللہؒ، مفتی عبد الستارؒ، مولانا محمد صدیق اور مفتی محمد انور صاحب جیسے اساطین علم کے تحریر کردہ ہیں۔ 5 جلدوں پر مشتمل اس مجموعے کو مرتب کرنے کا ذمہ داری مفتی محمد انور صاحب نے نبھائی ہے۔ جامعہ خیر المدارس، ملتان نے اس کو شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆

احسن الفتاویٰ:......10 جلدوں پر مشتمل فتاویٰ کا یہ مجموعہ حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ کی طرف منسوب ہے۔ آپ نے تقریباً نصف صدی فتویٰ نویسی کی خدمت مختلف اداروں میں سرانجام دی۔ سن ۱۳۶۲ھ سے اپنی وفات ۶ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ تک آپ فتوی نویسی میں مشغول رہے۔ ۱۳۶۲ھ سے ۱۳۸۳ھ تک تقریباً ۲۰ سال کے چند فتاویٰ ہی محفوظ رہے جن کی تعداد ۴۹۱ ہے۔ ۱۳۸۳ھ میں آپ نے "دارالافتاء والارشاد" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا اور تا وفات وہاں خدمات سرانجام دیتے رہے۔

ان فتاویٰ کے بارے میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ تمام فتاویٰ حضرت مفتی صاحبؒ کے تحریر کردہ نہیں، بلکہ اکثر فتاویٰ حضرت کی زیرِ نگرانی تمرین افتاء کرنے والے علماء کے تحریر کردہ ہیں، لیکن چونکہ ہر فتویٰ مفتی صاحبؒ کی نگرانی و ہدایات میں لکھا گیا ہے اس لیے تحقیق مفتی صاحبؒ ہی کی ہے۔

اس مجموعہ کی ابتدائی نو جلدیں ''ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی'' نے شائع کی ہے اور دسویں جلد ''الحجاز'' کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ ترتیب کے فرائض مفتی احتشام الحق آسیا آبادی اور مفتی محمد صاحب نے سرانجام دیے ہیں۔

☆......☆......☆

جامع الفتاویٰ:......مختلف اردو فتاویٰ کا مجموعہ۔

جامع الفتاویٰ، کسی خاص مفتی کے تحریر کردہ فتاویٰ کا مجموعہ نہیں، بلکہ جملہ اردو فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو علمائے اہل حق کے قلم گوہر بار سے نکلے۔ اس مجموعہ کے مرتب اول مولانا مفتی مہربان علیؒ تھے، جنہوں نے اپنے زمانے میں موجود اردو فتاویٰ کو سامنے رکھ کر تکرار کو حذف کر کے چار جلدوں میں یہ مجموعہ تیار کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے جن فتاویٰ کو پیش نظر رکھا وہ درج ذیل ہیں:

(۱)......فتاویٰ عزیزی، شاہ عبدالعزیز صاحبؒ (۲)......مجموعہ فتاویٰ، حضرت مولانا عبدالحئی لکھنویؒ (۳)......فتاویٰ رشیدیہ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (۴)......فتاویٰ باقیات صالحات، شاہ عبدالوہاب ویلوریؒ (۵)......فتاویٰ مظاہر علوم، حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ (۶)......فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ (۷)......امداد الفتاویٰ، حکیم الامت حضرت تھانویؒ (۸) کفایت المفتی، حضرت مفتی کفایت اللہ دہلویؒ (۹)......امداد الاحکام، حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ (۱۰)......امداد المفتین، حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ (۱۱)......خیر الفتاویٰ، جامعہ خیر المدارس سے جاری ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ (۱۲)...... فتاویٰ احیاء العلوم، حضرت مفتی محمد یاسین صاحبؒ (۱۳)......احسن الفتاویٰ، حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ (۱۴) فتاویٰ محمودیہ، حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ (۱۵)......فتاویٰ رحیمیہ، حضرت مفتی سید عبدالرحیم لاجپوریؒ (۱۶)...... نظام الفتاویٰ، حضرت مفتی نظام الدینؒ (۱۷)......فتاویٰ مفتاح العلوم (غیر مطبوعہ) مفتی نصیر احمد صاحبؒ۔

مؤلف کی وفات کے بعد بھی کئی اردو فتاویٰ شائع ہوئے، اسی طرح مؤلف کی حیات میں کئی فتاویٰ ناقص تھے جن کی بقیہ جلدیں بعد میں شائع ہوئیں، تو اس بات کی ضرورت تھی کہ مزید نئے شائع ہونے فتاویٰ سے بھی استفادہ کر کے ان کے مسائل کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ مولانا محمد اسحاق صاحب کی تحریک پر ''اشرفیہ مجلس علم و تحقیق''، جو جامعہ خیر المدارس اور قاسم العلوم ملتان کے مفتیان کرام پر مشتمل ہے، نے مفتی محمد انور صاحب مدظلہ کی زیر سرپرستی اس کام کو سرانجام دیا۔ اس جدید مجموعہ میں مؤلف کی وفات کے بعد شائع ہونے والے فتاویٰ، نیز موجودہ دور میں پیش آمدہ جدید مسائل، مثلاً: کاروبار کے مسائل، مروجہ بینکاری، اسلامی بینکاری، سود، میڈیکل سائنس، بیوٹی پارلر کے احکام اور رسوم و بدعات وغیرہ سے متعلق مسائل کا اضافہ کیا گیا ہے۔

اب یہ مجموعہ ''ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان'' سے گیارہ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

☆......☆......☆

فتاویٰ محمودیہ:......فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کے فتاویٰ۔

حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں، ویسے تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم وفنون میں مہارت عطا فرمائی تھی لیکن فقہ میں وہ خاص مقام عطا فرمایا تھا جو لاکھوں کروڑوں علماء میں خال خال کو نصیب ہوتا ہے۔ آپ نے ساری زندگی درس وتدریس، دعوت وتبلیغ کے ساتھ ساتھ فتویٰ نویسی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔ آپؒ نے ۱۳۵۱ھ سے فتویٰ نویسی کا آغاز فرمایا اور ۱۴۱۷ھ اپنی وفات تک تقریباً ۶۵ سال اس مبارک سلسلہ کو جاری رکھا۔ ہندوستان کے اسلامی علوم وفنون کے دو عظیم مراکز، دارالعلوم دیو بند اور مظاہر علوم سہارنپور کے دارالافتاء کے مفتی اعظم مقرر ہوئے، اس کے علاوہ جامع العلوم کانپور، جہاں حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے چودہ برس قیام فرمایا، میں بھی دینی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے فتاویٰ کے استناد کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اکابرین کو ابتداء ہی سے آپ کے فتاویٰ پر اعتماد رہا ،جن میں شیخ الحدیث حضرتِ مولانا محمد زکریا صاحبؒ، حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ، بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ جیسے حضرات شامل ہیں۔

''فتاویٰ محمودیہ'' حضرت مفتی محمود گنگوہیؒ کے تحریر کردہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف اوقات میں مختلف اداروں میں رہ کر تحریر فرمائے۔ آپ کے یہ فتاویٰ اس حیثیت سے سب سے ممتاز ہیں کہ برصغیر پاک وہند میں کسی بھی مفتی کے لکھے ہوئے فتاویٰ کا اتنا بڑا ذخیرہ منظر عام پر نہیں آیا، جس قدر آپ کے فتاویٰ کا ذخیرہ ہے۔ آپ کے فتاویٰ کی بڑی خصوصیت یہی ہے کہ اس میں ایسے مسائل ومعاملات کا بھی ذکر ہے جن سے دوسرے فتاویٰ یا تو خالی ہیں یا اُن میں اِن مسائل ومعاملات کا حصہ کم ہے، مثلاً: مختلف فرقوں سے متعلق مفصل ومدلل فتاویٰ، مختلف شخصیات کی جرح وتعدیل، مختلف کتابوں پر تبصرے، دعوت وتبلیغ کی حقیقت اور اس کی شرعی حیثیت واحکامات، مدارس اسلامیہ کے جدید مسائل......

فتاویٰ کا یہ عظیم الشان مجموعہ حال ہی میں دو مختلف اداروں سے جدید ترتیب وتحقیق کے ساتھ شائع ہوا ہے:

(۱)......''ادارہ الفاروق'' کراچی سے یہ مجموعہ 24 جلدوں میں جامعہ فاروقیہ کراچی کے شعبہ تخصص فی الفقہ کے فضلاء کی تحقیق وتخریج کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس مجموعہ میں کل جزئیات کی تعداد 14632 ہے۔

(۲)......''دارالاشاعت'' کراچی سے 31 جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ ترتیب وتخریج کے فرائض مفتی محمد فاروق صاحب کی زیرنگرانی مفتیان کرام کی ایک جماعت نے انجام دی ہے۔

☆......☆......☆

آپ کے مسائل اور ان کا حل:......حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ۔

اخبار ''جنگ'' پاکستان کا ممتاز ومشہور روزنامہ ہے۔ 5 مئی 1978ء کو روزنامہ جنگ کراچی کے مالک جناب میر

شکیل الرحمٰن نے ''اقراء'' نام سے اسلامی صفحہ کا آغاز کیا، جو اپنے وقت آغاز سے آج تک ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے۔اس صفحہ کی نگرانی کے لیے جناب میر شکیل الرحمٰن نے محدث عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ سے رابطہ کیا، جس پر حضرت بنوری نے شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو اس صفحہ کا نگران مقرر فرمایا......اس صفحے میں حضرت شہیدؒ نے عوام الناس کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف سلسلے شروع فرمائے، جن میں ایک سلسلہ ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے نام سے شروع کیا، جس میں لوگوں کو ان کے دینی و شرعی مسائل کا آسان اور عام فہم انداز میں جواب دیا جاتا تھا۔سوال و جواب کا یہ سلسلہ اپنے وقتِ آغاز سے حضرت شہیدؒ کی وفات تک برابر جاری وساری رہا، جس میں بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں مسائل کا حل پیش کیا گیا۔

''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے نام سے یہ مجموعہ حضرت شہیدؒ کے تحریر کردہ ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو آپ نے جنگ اخبار میں لکھے، اس میں اکثر مسائل وہ ہیں جو روز نامہ ''جنگ'' میں شائع ہوئے، البتہ کچھ مسائل وہ بھی ہیں جو ماہنامہ ''اقراء'' ڈائجسٹ اور ہفت روزہ ''ختم نبوت'' میں شائع ہوئے۔

فتاویٰ کا یہ مجموعہ حضرت شہید کی حیات ہی میں 10 جلدوں میں منظر عام پر آ گیا تھا۔اب اس کا نیا ایڈیشن بڑے سائز کی 8 جلدوں میں نئی ترتیب اور تحقیق وتخریج کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ترتیب جدید اور تخریج کے فرائض مختلف علمائے کرام ومفتیان کرام نے مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کی زیر نگرانی سرانجام دیے ہیں۔''مکتبہ لدھیانوی'' کراچی سے یہ مجموعہ شائع ہوا ہے۔

☆......☆......☆

فتاویٰ بینات:...... ماہنامہ ''بینات'' کراچی میں شائع شدہ فتاویٰ اور تحقیقی مقالات کا مجموعہ۔

''بینات'' ملک کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کا ماہانہ تحقیقی وعلمی مجلہ ہے، جسے محدثِ عصر علامہ محمد یوسف بنوریؒ نے جاری فرمایا، اس کے اجراء کا مقصد مسلمانوں کی ذہنی، فکری اصلاح اور دینی تربیت کرنا تھا۔اس ماہنامہ کے اغراض ومقاصد میں دیگر مفید اور اصلاحی مضامین ومقالات کے علاوہ اہم علمی اور تحقیقی مسائل اور فتاویٰ کی اشاعت بھی شامل تھا۔چنانچہ ابتداءً ''مسائل واحکام'' کے عنوان سے یہ سلسلہ شروع کیا گیا جو اب ''دارالافتاء'' کے عنوان سے جاری ہے۔

ان فتاویٰ اور فقہی مضامین ومقالات کی اہمیت کے پیش نظر ان تمام فتاویٰ اور مضامین کو جمع کیا گیا جو ''فتاویٰ بینات'' کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ترتیب وتخریج کے فرائض ''مجلس دعوت وتحقیق اسلامی'' نے سرانجام دیے ہیں۔مکتبہ بینات کراچی نے 4 جلدوں میں شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆

امداد السائلین:...... حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ کے فتاویٰ۔

جامعہ دارالعلوم کراچی کا شمار وطن عزیز پاکستان کی ان دینی درس گاہوں میں ہوتا ہے جو کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ گذشتہ تقریباً ساٹھ سال سے قائم اس ادارے سے لاکھوں لوگوں نے استفادہ کیا۔ اس ادارے کے بانی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے قیام پاکستان کے بعد "باب الاسلام مسجد" برنس روڈ کراچی میں ایک چھوٹے سے دینی ادارے کی بنیاد رکھی جو آج ترقی کرتے کرتے دارالعلوم کراچی کی شکل میں دنیا کے سامنے موجود ہے۔ دارالعلوم کراچی میں بھی دیگر دینی اداروں کی طرح مختلف شعبہ جات کے ساتھ ساتھ دارالافتاء قائم کیا گیا، جس کے پہلے مفتی، جامعہ کے بانی مفتی محمد شفیع صاحبؒ خود تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی شخصیت گوناگوں کمالات کا مجموعہ تھی۔ تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف تمام علوم وفنون میں یکساں دسترس حاصل تھی، لیکن فقہ میں آپ کو ایک خاص مقام حاصل تھا، جس کا واضح اور بیّن ثبوت آپ کے تحریر کردہ فتاویٰ اور فقہی تصانیف ہیں اور آپ کی دیرینہ فقہی خدمات کی بناء پر ہی آپ کو "مفتی اعظم پاکستان" کا خطاب دیا گیا۔

اپنے وقتِ قیام سے تادم تحریر، دارالعلوم کراچی کا شعبہ دارالافتاء پوری آب وتاب کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے اور بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں فتاویٰ جاری کر کے لاکھوں انسانوں کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

دیگر دینی اداروں کی طرح اربابِ دارالعلوم نے بھی اپنی ادارے سے جاری ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ شائع کرنے کا ارادہ کیا، زیر نظر فتاویٰ "امداد السائلین" اسی سلسلۂ فتاویٰ دارالعلوم کراچی کی پہلی کڑی ہے۔ "امداد السائلین" حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ کے 50 سالہ خودنوشت فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو آپ نے دارالعلوم میں تحریر فرمائے۔ آپ کے خودنوشت فتاویٰ کی تعداد 3411، جبکہ جن فتاویٰ کی آپ نے تصدیق کی ان کی تعداد 4267 ہے۔ اس مجموعہ میں حضرت مفتی صاحب کے صرف ان فتاویٰ کو لیا گیا ہے جو خود آپ کے تحریر کردہ ہیں یا دوسرے مفتی صاحبان کے لکھے ہوئے ایسے مصدقہ فتاویٰ ہیں جن پر آپ نے بوقتِ تصدیق کچھ اضافی تحریر فرمائی ہے۔

یہ کتاب دو جلدوں میں ادارۃ المعارف کراچی سے شائع ہوئی ہے، ترتیب وتخریج کے فرائض مولانا اعجاز احمد صمدانی اور مولانا طاہر اقبال نے سرانجام دیے ہیں۔

☆......☆......☆

فتاویٰ عثمانی:...... حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کے تحریر کردہ فتاویٰ۔

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف ہر فن میں مہارت عطا فرمائی ہے اور آپ نے ہر فن میں اپنی خدمات کا لوہا منوایا ہے۔

"فتاویٰ عثمانی" آپ کے پینتالیس سالہ خودنوشتہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جسے مولانا محمد زبیر حق نواز نے مرتب کیا ہے۔ تین جلدوں پر مشتمل اس مجموعہ میں کتاب الایمان والعقائد سے لے کر کتاب القسمۃ تک مسائل شامل ہیں، جن میں سے

کئی فتاویٰ پر مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانیؒ کے تصدیقی دستخط موجو ہیں، جب کہ بعض فتاویٰ پر مولانا عاشق الٰہیؒ، مولانا سحبان محمودؒ کے بھی تصدیقی دستخط موجود ہیں۔ فتاویٰ کے اس مجموعے کو مکتبہ معارف القرآن کراچی نے شائع کیا ہے۔

☆......☆......☆

فتاویٰ فریدیہ:......حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ۔

شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتویؒ، مارتو نگ مولانا صاحبؒ، مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ، مولانا خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے فیض یافتہ، مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ نے نصف صدی اکوڑہ خٹک کے مختلف اداروں میں درس و تدریس اور فتویٰ نویسی کی خدمت سر انجام دی، جن میں جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک، دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک شامل ہیں۔ آنجناب نے اپنی زندگی کے تقریباً 31 سال جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں گذارے اور درس و تدریس کے ساتھ دارالافتاء کے رئیس کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ریکارڈ میں آپ کے جو فتاویٰ مندرج ہیں ان کی تعداد 50 ہزار کے لگ بھگ ہے، ایسے فتاویٰ جن کا کسی وجہ سے اندراج نہ ہوسکا، ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کی تعداد 20 ہزار کے قریب ہے۔ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک اور دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ میں دیے گئے فتاویٰ کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

''فتاویٰ فریدیہ'' حضرت مفتی صاحبؒ کے ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو آپ نے جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں رہتے ہوئے صادر فرمائے۔ 5 جلدوں میں مطبوع اس فتاویٰ کی ترتیب و تخریج کی ذمہ داری مفتی محمد وہاب منگلوری نے سر انجام دی ہے اور حضرت مفتی صاحبؒ کے اپنے ادارے ''جامعہ دارالعلوم صدیقیہ، زروبی ضلع صوابی'' سے یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔

☆......☆......☆

فتاویٰ قاضی:......حضرت مولانا قاضی مجاہد القاسمیؒ کے فتاویٰ۔

حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ کی ذات گرامی علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جدید فقہی مسائل و معاملات پر آپ کی گہری نظر تھی اور ان کے حل کے لیے آپ نے بیش بہا خدمات انجام دیں۔ آپؒ نے کم و بیش چالیس سال امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ اور جھاڑکنڈ میں قضا کا فریضہ انجام دیا، اس کے علاوہ آپ ''اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا'' کے بانی اور ''آل انڈیا مسلم پرسنل بورڈ'' کے صدر بھی تھے۔

حضرت قاضی صاحبؒ نے قضا کے ساتھ ساتھ فتویٰ نویسی کا مشغلہ بھی اختیار کیا۔ آپ کے تحریر کردہ فتاویٰ کی تعداد تو زیادہ ہے، لیکن جو فتاویٰ محفوظ و میسر آئے، وہ صرف 120 ہیں۔ ''فتاویٰ قاضی'' میں قاضی صاحب کے انہی فتاویٰ کو جمع

کیا گیا ہے۔ترتیب وحواشی کے فرائض مولانا امتیاز احمد قاسمی نے نبھائے ہیں اور ''ایفا پبلیکیشنز'' نئی دہلی، انڈیا نے 245 صفحات میں اسے شائع کیا ہے۔

یہاں یہ وضاحت بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ قاضی صاحب کی نظر وسیع تھی اور وہ زمانہ کے حالات پر گہری نگاہ رکھتے تھے، اس لیے شریعت کے اصول ومقاصد (جو فقہاء نے متعین ومقرر کیے ہیں) کو پیش نظر رکھ کر ایک رائے قائم کرتے تھے، جس کی بناء پر بعض مسائل میں ان کا قول اور فتویٰ جمہور کی رائے کے موافق نہیں......اس لیے بعض مسائل میں اختلاف رائے ممکن ہے، لیکن اس کے باوجود بھی قاضی صاحب کی رائے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے فتاویٰ کی تعداد کم ہے۔

☆......☆......☆

فتاویٰ دارالعلوم زکریا:......افادات: حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب

جس وقت دارالعلوم دیوبند قائم کیا گیا کس کے وہم وگمان میں تھا کہ بے سروسامانی کے عالَم میں شروع کیا جانے والا یہ ادارہ دنیا کا ایک عظیم الشان علمی ادارہ بنے گا اور اس کی شاخیں دنیا کے چپے چپے میں پھیل جائیں گے، لیکن یہ دارالعلوم دیوبند کے بانیین کے اخلاص کا اثر تھا کہ آج دارالعلوم دیوبند کا فیض ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور دنیا کے چپے چپے پر دارالعلوم کے فیض کو عام کر رہا ہے......دارالعلوم دیوبند کی شاخوں میں سے ایک شاخ جنوبی افریقہ میں قائم ''دارالعلوم زکریا'' بھی ہے۔عوام الناس کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے دارالعلوم زکریا میں دارالافتاء قائم کیا گیا، جہاں سے ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس کی رہنمائی کے لیے فتاویٰ جاری ہوئے۔

''فتاویٰ دارالعلوم زکریا'' اسی ادارے سے جاری ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہ کے افادات پر مشتمل ہے۔حضرت مفتی صاحب گذشتہ 25 سال سے دارالعلوم زکریا میں فتویٰ نویسی میں مشغول ہیں، اس سے قبل آپ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے دارالافتاء کے ساتھ وابستہ تھے۔

زیر نظر مجموعہ آپ کے ان فتاویٰ پر مشتمل ہے جو آپ نے دارالعلوم زکریا میں خود لکھے، نیز وہ فتاویٰ جو آپ کی زیر نگرانی تخصص فی الفقہ والافتاء کے طلبہ نے لکھے، وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہیں۔فتاویٰ کے اس مجموعہ کو مفتی عبدالباری اور مولانا محمد الیاس شیخ نے مرتب کیا ہے اور ''زمزم پبلشرز'' کراچی نے 5 جلدوں میں شائع کیا ہے۔

اس فتاویٰ کے مطالعہ کے دوران یہ بات ذہن نشین رہے کہ چونکہ افریقہ جیسے ملک میں لکھے گئے ہیں، جہاں دینی اداروں میں ہر مسلک ومذہب کے لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہر مسلک ومذہب کے لوگ اپنے مسائل کے حل کے لیے دارالافتاؤں سے رجوع کرتے ہیں، اسی وجہ سے اس مجموعہ کے اندر بھی چند ایسے فتاویٰ شامل ہیں جو فقہ شافعی کے مطابق ہیں، لہٰذا دورانِ مطالعہ اس بات کو خصوصاً پیش نظر رکھا جائے۔

☆......☆......☆

فتاویٰ مفتی محمودؒ:......مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے فتاویٰ۔

حضرت مفتی محمودؒ اپنی گوناگوں خصوصیات وامتیازات کی بناء پر اپنے زمانہ کی ان عبقری شخصیات میں سے ہیں جن کی دینی، مذہبی، ملی، ملکی اور سیاسی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ جہاں میدان سیاست کے شہسوار تھے وہیں اپنے عہد کے بالغ نظر فقیہ ومحدث بھی تھے۔ آپ نے پوری زندگی فقہ وحدیث کی خدمت میں بسر کی، آپ فقہی جزئیات پر گہری نظر رکھتے تھے اور اس کے مراجع ومنابع خوب اچھی طرح سمجھتے تھے، آپ کے وسعت مطالعہ کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ شامی جیسی ضخیم ترین کتاب کا بالاستیعاب دوبار مطالعہ کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی اس علمی وسعت اور گہرائی کا علمائے عصر بھی معترف تھے، محدث عصر حضرت بنوریؒ، حضرت مفتی صاحبؒ سے فرمایا کرتے تھے: ''آپ کیوں اپنے آپ کو سیاست کے خاردار میدان میں ضائع کررہے ہیں۔''

حضرت مفتی صاحبؒ نے 25 سال مسلسل ملک کے معروف دینی ادارے جامعہ قاسم العلوم ملتان کے صدر مفتی کی حیثیت سے خدمات انجام دی ہیں، اس 25 سالہ دور میں مختلف مسائل سے متعلق کم وبیش 22 ہزار فتاویٰ جاری فرمائے۔ زیر نظر ''فتاویٰ مفتی محمودؒ ''حضرت کے تحریر کردہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے، اس میں بعض فتاویٰ وہ بھی ہیں جو دیگر مفتیان کرام کے تحریر کردہ ہیں اور ان پر حضرت مفتی صاحب کے تائیدی دستخط ہیں۔

فتاویٰ کا یہ مجموعہ 6 جلدوں میں جمعیت پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا ہے، ترتیب وتبویب کے فرائض مولانا عبد الرحمٰن اور مولانا نعیم اللہ نے سرانجام دیے ہیں، جب کہ تخریج کی ذمہ داری مفتی روزی خان نے نبھائی ہے۔

☆......☆......☆

محمود الفتاویٰ:......حضرت مولانا مفتی احمد خان پوری صاحب کے فتاویٰ۔

حضرت مولانا مفتی احمد خان پوری صاحب مدظلہ، حضرت مفتی محمد گنگوہیؒ کے تربیت یافتہ اور خلیفہ اور مفتی سید عبد الرحیم لاجپوریؒ کے معتمد خاص ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو فقہ اور افتاء کا خاص ذوق عطا فرمایا ہے، جس کا واضح ثبوت ان اکابر علمائے کرام کا اعتماد ہے۔ آپ گذشتہ 26 سال سے جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، انڈیا کے صدر مفتی کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں، جہاں آپ نے ہزاروں کی تعداد میں فتاویٰ تحریر فرمائے ہیں، جن میں سے بعض فتاویٰ ہفتہ وار اخبار ''امید'' اور بعض فتاویٰ ماہنامہ ''بیان مصطفیٰ'' میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ اب ان فتاویٰ کو آپ کے شاگرد مفتی عبد القیوم راج کوٹی نے مرتب کیا ہے، جو چار جلدوں میں مکتبہ انور، محمود نگر، نزد جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سے شائع ہوئے ہیں۔

......(جاری ہے)......